بسم اللہ الرحمن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ القرآن

من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین الحدیث

ہزارہا فقہی مسائل اور اسلامی و دینی معلومات کا خزینہ

مجموعۃ الفتاویٰ

المعروف بہ

انوار شریعت

حصہ اول تا ہشتم

جلد اول

از افادات

مجددِ اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ

حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ

صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ

مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین ملتانی صاحب قدس سرہ

مرتبہ

مولانا مفتی محمد اسلم قادری رضوی علوی

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ

ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد

لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة [illegible]
من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين

ہزاروں فقہی مسائل اور اسلامی و دینی معلومات کا خزینہ

انوار شریعت

المعروف بہ

جامع الفتاویٰ

حصہ اول تا ہفتم

جلد اول

از افادات

مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ

حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ

صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ

مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین ملتانی صاحب قدس سرہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ

ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد

اشاعتی ضابطہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب: انوار شریعت المعروف بہ جامع الفتاویٰ

ترتیب وتدوین: مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

نظر ثانی: مولانا محمد اسحاق ظفر

کمپوزنگ: ضیاء العلوم کمپوزنگ سنٹر، سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

کمپیوٹر گرافکس: قاضی محمد یعقوب چشتی، اظہر اقبال اعوان

پروف ریڈنگ: مولانا محمد عظیم، خواجہ وقار احمد چشتی

قیمت ....

ناشر سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد

ملنے کے پتے

☆ ضیاء العلوم پبلی کیشنز 128 بازار تکواڑاں راولپنڈی
Fax-4580404 0333-5166587
Emil:ziauloom@isb.paknet.com.pk

☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

☆ فرید بک سٹال اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ غوثیہ محلہ فرقان آباد سبزی منڈی کراچی

☆ مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

وہابیہ کی عیاریاں اور التلبیسات کا افشاءراز

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء ملت اہل سنت و جماعت ان امور ذیل میں کہ:

۱- مخالفین اور وہابیہ دیوبند نے جو یہ شورش اٹھاتی ہے کہ اعلیٰ حضرت حکیم امت مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ شیخ الاسلام والمسلمین سیدنا مولانا شاہ مفتی محمد احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کثرت سے علماء امت کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے اعلیٰ حضرت کو "مکفر المسلمین" کے لقب سے یاد کرتے ہیں تو آیا یہ کہنا ان کا حق ہے یا باطل، ہدایت ہے یا ضلالت، اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ جن علماء کو اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے کافر کہا یا کفر کا فتویٰ دیا ہے تو کس وجہ سے۔ آیا از روئے دلائل شرع شریف یا یوں ہی بلا دلائل کافر کہنا استعمال کیا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ بلا ثبوت شرعی کسی مسلمان کو کافر کہنا گناہ عظیم بلکہ حقیقۃً بحکم حدیث شریف خود کافر بنتا ہے تو مخالفین کا یہ کہنا کہ اعلحضرت کا جو شخص ہم خیال وہم عقائد نہ ہو اس کو مسلمان ہی نہیں جانتے تو آیا یہ صحیح ہے یا غلط؟

۲- دیوبندی علماء تو کہتے ہیں کہ اعلحضرت نے کتاب "حسام الحرمین" میں بہت سی عبارتیں کاٹ چھانٹ کے نقل کر کے علماء حرمین شریفین سے کفر کا فتویٰ لکھوالیا ہے چنانچہ ایک کتاب "التصدیقات لدفع التلبیسات" معروف بہ مہند جس کو مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی نے مرتب کر کے شائع کیا ہے جس پر حرمین شریفین تصدیق فرمارہے ہیں، لہٰذا استفسار ہے کہ کتاب "حساب الحرمین" حق ہے یا کتاب "التصدیقات" ہمارے سنی علماء کرام کا عمل کس پر ہے؟ دیوبندی عقائد والوں کو نہ ناز ہے کہ ہم لوگ حق پر ہیں اور بریلوی عقائد والے مفتری اور کاذب کہ ان کے یہاں "کفر کا کارخانہ" ہے جس کو چاہتے ہیں مسلمان کہتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں کفر کا فتویٰ دے کر دوزخ میں ڈال دیتے ہیں تو آیا یہ صحیح ہے یا غلط؟

۳- مسلمان کلمہ گو اگرچہ نماز، روزہ، حج وغیرہ بجالاتا ہو، مگر خدا اور رسول (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم) کی جناب میں گستاخی یا ادنیٰ سے ادنیٰ توہین کرنے والا ہو تو آیا ایسا شخص مسلمان باقی رہتا ہے یا نہیں؟ مفصلاً جواب نمبر وار بحوالہ کتاب، عام فہم صورت میں عنایت فرمایئے اور عربی عبارات آیت وحدیث جہاں پر آئے مع ترجمہ بزبان اردو تحریر فرمایا جائے تا کہ بخوبی سمجھ میں آجائے۔ بینوا بالکتاب تو جروا یوم الحساب۔

الجواب بعون اللہ الوھاب

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱- وہابیہ کا یہ اتہام کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے علماء اسلام کو کافر کہا ہے کذب محض وافتراء خالص ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ان مفسدین کو کافر فرمایا جو ضروریات دین کے منکر ہوئے ایسوں کو قرآن وحدیث اور تمام امت کافر کہتی ہے۔ اعلیٰ حضرت نے کفر کا حکم اپنی طرف سے نہ دیا نصوص نقل فرمائیں جن کا آج تک کسی وہابی نے جواب نہ دیا اور نہ کبھی کوئی جواب دے سکتا ہے ان امور کا کفر ہونا اور ان کے قائل کا کافر ہونا خود وہابیہ کو بھی تسلیم ہے۔ مولوی اشرف علی صاحب "بسط البیان" میں لکھتے ہیں:

جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔"

اور وہی یہ بات کہ جو اعلیٰحضرت کا ہم عقیدہ نہ ہو اس کو وہ کافر جانتے ہیں یہ درست ہے اور ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہے کہ ایمانیات اور ضروریات دین میں جو اس کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے جو توحید مانے رسالت میں ہم اعتقاد نہ ہو وہ کافر، توحید ورسالت دونوں کو تسلیم کرے قرآن کا منکر ہو تو کافر غرض کسی ایک امر ضروری سے یعنی انکار کرے کافر ہے مسلمان وہی ہے جو تمام ضروریات دین میں ہمارا ہم عقیدہ ہو۔ حدیث جبریل میں ہے:

"قال ان تومن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ"

یعنی ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اس کے ملائکہ اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور روز آخرت کو مانے اور اس کی تقدیر خیر وشر پر ایمان لائے تو جو ان امور میں ہمارا ہم عیقدہ ہے مومن ہے اور جو ان میں ایک میں بھی ہم عقیدہ نہیں اس کو حقیقت ایمان ہی حاصل نہیں مومن نہیں کافر ہے۔

واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

۲- یہ قطعاً غلط ہے کہ حسام الحرمین میں وہابیہ کی عبارات میں قطع برید کر کے کفری معنی پہنائے گئے ہوں عبارتیں بلفظہ نقل کی گئی ہیں۔ انہی پر فتویٰ لیا گیا ہے انہیں کو علماء حرمین طیبین نے کفر فرمایا ہے البتہ ایک مضمون کی چند عبارتیں ایک کتاب تھیں تو ان کو اختصار کے لئے یکجا کر کے لکھ دیا ہے ان میں سے ہر ایک عبارت وہ کفری معنی رکھتی ہے۔ مجموعہ کے ملانے سے کوئی جدید معنی پیدا نہیں کئے گئے یہ محض افتراء ہے اور ہر شخص حسام الحرمین کے نقول کو اصل کتابوں سے ملا کر اطمینان کر سکتا ہے۔ البتہ وہابیہ کی کتاب "التلبیسات لدفع التصدیقات" "یقیناً اسم بامسمّیٰ" ہے اس میں تلبیس کی گئی ہے اور چالاکیوں

سے کام لیا گیا ہے علماء مکہ مکرمہ کو طرح طرح کے دھوکے دیئے ہیں۔ اپنا مذہب کچھ کا کچھ بتایا ہے۔ عقیدے برخلاف اپنی تصانیف کے ظاہر کئے ہیں نمونہ کے طور پر چند فریب کاریاں اس کی نقل کی جاتی ہیں۔

۱۔ وہابی ہندوستان میں کس کو کہا جاتا ہے؟ اس کی تفصیل میں لکھا ہے۔ "بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر کرے وہ بھی وہابی ہے گو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو" (التلبیسات صفحہ ۳) دیکھئے کتنا بڑا دھوکہ ہے۔ ہندوستان میں سود کے حرام کہنے والے کو کون وہابی کہتا ہے سود کو تمام علماء اہل سنت حرام فرماتے ہیں وہابی کے یہ معنی بتانا کتنا بڑا افتراء و مکر ہے۔

۲۔ روضہ طاہرہ کی زیارت کے متعلق لکھا ہے کہ "اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے، بلکہ واجب کے قریب ہے گو سد حلال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو" (التلبیسات صفحہ) صفحہ ۵ میں زیارت شریف کی نیت سے سفر کو منع کرنا وہابیہ کا قول بتایا۔ دیکھئے کیسے خالص سنی بن رہے ہیں گویا وہابی ان کے سوا کوئی اور ہے اب ذرا تقویۃ الایمان "کو دیکھئے کہ وہاں سلسلہ شرکیات میں لکھا ہے: "اس کے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا" (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱) دوسری جگہ لکھا ہے: اور کسی کی قبر پر یا چلہ پر یا کسی کے تھان پر جانا، دور سے قصد کرنا (تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی صفحہ ۴۵) اس میں صاف بتاتا ہے کہ کس کے گھر یا کسی کی قبر کی طرف قدر کر کے سفر کرنا شرک ہے اور تقویۃ الایمان کے مصنف اسماعیل کی تعریف اس "التلبیسات" کے صفحہ ۳ میں مرقوم ہے جب وہ ان کا پیشوا ہے اس کی کتاب ہماری جماعت کا ایمان اور اس میں بقصد زیارت سفر کو شرک کہا اسی سفر کو اس "التلبیسات" میں قربت اور واجب کہنا اور اس کے لئے جان و مال کا خرچ روا رکھنے کا اظہار کتنا بڑا کید اور کیسا کھلا ہوا فریب ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہابی کے دین میں تقیہ بھی درست ہے کہ اپنے مذہب کو چھپا کر کچھ ظاہر کر دیا۔

۳۔ تقویۃ الایمان میں حضور سید عالم ﷺ کی طرف نسبت کر کے لکھا کہ "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہابی حضور ﷺ کو مردہ جانتے ہیں معاذ اللہ "التلبیسات" میں ظاہر کیا کہ "حضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے۔" (التلبیسات صفحہ ۷) دیکھئے کیسا کھرا سنی بن رہا ہے۔

۴۔ "تقویۃ الایمان" صفحہ ۴۷ میں ہے "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔" اسی کتاب کے صفحہ ۳۳ میں اولیاء کی نسبت لکھا "کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔" "التلبیسات" میں اولیاء کی نسبت اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا ہے کہ "ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض کا پہنچنا بے شک صحیح ہے۔"

(التلبیسات صفحہ

۵۔ "التلبیسات" صفحہ ۱۲ میں عبد الوہاب نجدی اور اس کے تابعین کو خارجی بتایا ہے اور ان کا یہ عقیدہ بیان کیا ہے کہ وہ

اپنے فرقہ کے سوا تمام عالم کے مسلمانوں کو مشرک جانتے ہیں اور اہل سنت وعلمائے اہل سنت کا قتل ان کے نزدیک مباح ہے۔ مگر فتاویٰ رشیدیہ میں اچھا بتایا ہے۔ چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۸ میں ہے ''محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا۔ سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا بدعت وشرک سے روکتا تھا۔''

عقیدہ تو یہ ہے اور ''التلبیسات'' میں سنی بننے کے لئے ظاہر کیا کہ ہم اس کو خارجی جانتے ہیں کیا مکاری ہے۔

۶:- ختم نبوت کے متعلق ''التلبیسات'' میں اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا کہ'' آپ کے بعد کوئی نبی نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''ولیکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔'' اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معنا حد تواتر تک پہنچ گئیں اور نیز اجماع امت سے۔ سو حاشا ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کیونکہ جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے اس لئے منکر ہے نص صریح قطعی کا (التلبیسات صفحہ ۱۴ و ۱۵)۔

یہاں تو صاف اعلان ہے کہ حضور ﷺ آخر الانبیاء ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ آیت اور احادیث متواترۃ المعنی اور اجماع سے ثابت بتایا اور نص قرآنی کو اس معنی میں صریح وقطعی مانا اور اپنے آپ کو خالص سنی ظاہر کیا اور ''تحذیر الناس'' دیکھئے تو اس میں صفحہ ۳ پر لکھا ہے۔ ''عوام کے خیال میں تو رسول کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں

﴿وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾

فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔

۷:- ''التلبیسات'' میں تو اپنا عقیدہ یہ ظاہر کیا ''البتہ جہت ومکان کو اللہ تعالیٰ کے لئے ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت ومکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ وعالی ہے'' (التلبیسات صفحہ ۱۳) مگر واقعہ میں وہابیہ کا عقیدہ اس کے خلاف ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے جہت ومکان سے منزہ جاننے کے عقیدہ کو بدعت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے ''ایضاح الحق'' صفحہ ۳۵، ۳۶ میں لکھا ہے:

''تنزیہ او تعالےٰ از زمان و مکان وجہت و ماہیت و ترکیب عقلی و مبحث عینیت و زیادت صفات و تاویل متشابہات واثبات رؤیت بلا جہت و محاذات و اثبات جوہر فرد وابطال ہیولی و صورت و نفوس و عقول یا بالعکس و کلام در مسئلہ تقدیر و کلام وقول بصدور عالم و امثال آں از مباحث فن کلام والٰہیات و فسلفہ ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر

صاحب آں اعتقادات مذکورہ رااز جنس عقائد دینیہ می شمارد۔"

یہ عیاری ہے کہ عقیدہ کچھ ہے اور ظاہر کرتے ہیں اس کے خلاف۔

۸:- "التلبیسات" صفحہ ۱۷ میں لکھا ہے: "جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔" یہاں تو ظاہر کیا اور پردہ اٹھا کر دیکھئے تو حقیقت یہ ہے کہ جس عقیدہ پر دائرۂ ایمان سے خارج ہونے کا حکم دیا ہے وہ عقیدہ خود ان کا اپنا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ کیجئے "تقویۃ الایمان" مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی صفحہ ۶۸ میں لکھا ہے: انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔ دوسری کتاب "براہین قاطعہ" جس کے مصنف بظاہر یہی مولوی خلیل احمد ہیں جنہوں نے "التلبیسات" میں مذکورہ بالا عبارت لکھی وہ "براہین قاطعہ" صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں: "اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا، تو کیا خلاف نص کے کہہ دیا وہ خود نص کے موافق ہی کہتا ہے۔" اس مکاری کی کیا انتہا ہے جو عقیدہ بار بار لکھ کر چھاپ چکے "التلبیسات" میں اس کا صریح انکار کر دیا۔

۹:- "التلبیسات" صفحہ ۱۸ میں ہے "ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں جن کو ذات و صفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ و حکم نظریہ اور حقیقتہائے حقہ و اسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی رسول اور بے شک آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔

اس عبارت کو ملاحظہ کیجئے کیا مسلمان بنے ہوئے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کی وسعت اور حضور کا تمام خلق سے اعلم ہونا بیان کر رہے ہے اور عقیدہ دیکھئے تو نہایت ناپاک کہ معاذ اللہ حضور کو اپنے خاتمہ اور انجام کا بھی علم نہیں دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں چنانچہ تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی صفحہ ۳۱ میں لکھا ہے: "جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔ نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا" اور براہین کا قاطعہ صفحہ ۴۶ میں لکھا" اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔" حقیقۃً عقیدہ تو یہ ہے اور دھوکہ دینے کے لئے "التلبیسات" میں ظاہر وہ کیا۔

۱۰:- "التلبیسات" صفحہ ۱۹ میں لکھا" اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی علیہ السلام سے اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے۔" یہاں تو لکھا اور براہین قاطعہ میں خود ہی شیطان لعین کے لئے وسعت علم کو ثابت کیا اور حضور کے حق میں اس کے ثبوت کا انکار یہاں جس چیز کو کفر بتایا اس کے قائل خود آپ ہی ہیں۔ براہین قاطعہ ۴۷ میں لکھتے ہیں۔ "شیطان و ملک

الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔" دیکھئے عقیدہ تو یہ ہے اور "التلبیسات" میں اس کا صاف انکار ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کو کافر بتایا ہے۔ کیا عیاری ہے۔

۱۱:- "التلبیسات" صفحہ ۲۲ میں ہے "جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے، وہ قطعاً کافر ہے۔"

علماء حرمین کے سامنے تو اپنا عقیدہ یہ ظاہر کیا۔ اب یہ دیکھئے کہ ایسا سمجھنے اور کہنے والا ہے کون۔ جس کو کفر کہہ رہے ہیں۔ وہ قول کس کا ہے؟ ملاحظہ کیجئے "حفظ الایمان" "مطبوعہ مجتبائی مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی صفحہ ۷، ۸ میں ہے" پھر یہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ مراد اس سے بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم تو زید عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے۔" دیکھئے وہ کفری قول جس کے قائل کو "التلبیسات" میں کافر کہہ رہے ہے خود ان کے پیشوا مولوی اشرف علی کا ہے۔

اس کے علاوہ دوسری عیاری یہ ہے کہ "التلبیسات" میں اشرف علی کی عبارت پیش کی تو اس میں قطع برید کر لی کہ "حفظ الایمان" میں تو "علم غیب کا حکم کیا جانا" لکھا اور "التلبیسات" میں "علم غیب کا اطلاق" لکھا ہے۔ کہاں حکم کرنا کہاں محض اطلاق اپنی عبارت میں تحریف کر ڈالی اگر ان کے نزدیک "حفظ الایمان" والی عبارت صریح کفر نہ تھی تو "التلبیسات" میں اس کو کیوں بدلا؟ کیوں دوسرے لفظوں سے بیان کیا؟ اصل لفظ کو کیوں بچایا؟ قول کچھ تھا علماءِ عرب کو کچھ دکھایا۔

۱۲:- مجلس مبارک میلاد شریف کی نسبت اپنا یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ "التلبیسات صفحہ ۲۲" "حاشا ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں کہ آنحضرت کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام کہے وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ ﷺ سے ذرا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ ہے اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپ کے بول و براز اور نشست و برخواست اور بیداری و خواب کا تذکرہ ہو۔"

دیکھئے یہاں مولود شریف کو اعلیٰ درجہ کا مستحب بتایا جاتا ہے اور اس کو بدعت سیئہ کہنے سے حاشا کہہ کر انکار کیا جاتا ہے۔ یہ بڑا فریب ہے کیونکہ اس میں وہ اس کے منکر ہیں۔ دیکھئے ذیل کے حوالے (فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۵۰):

سوال:- "مولود شریف اور عرس کہ جس میں کوئی بات خلاف نہ ہو جیسے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا